بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

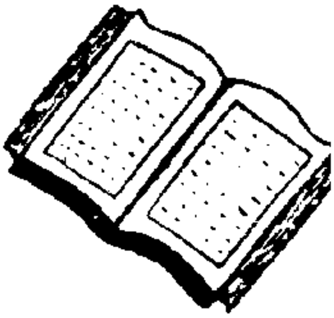

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

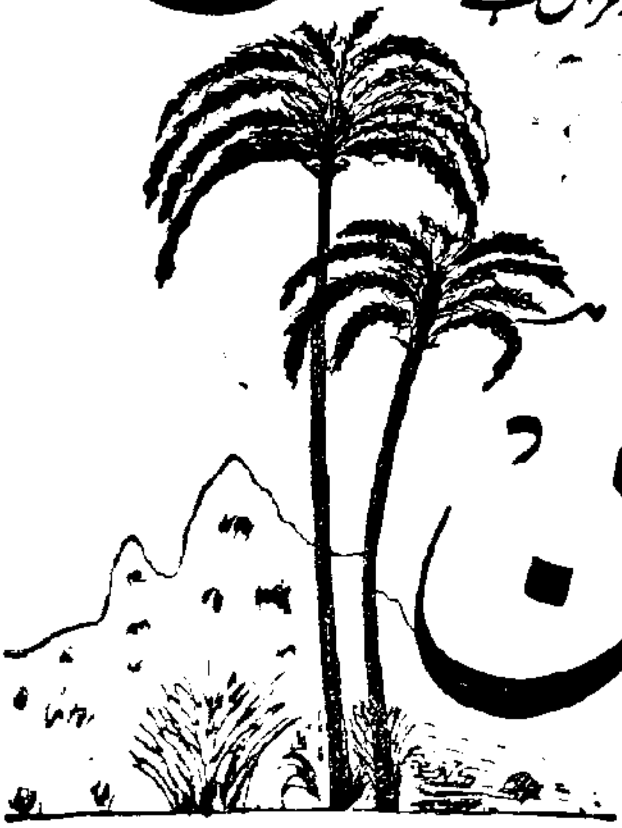

فون ۶۹۲

الفرقان

خصوصی

"مذاہب عالم پر نظر"

ستمبر ۱۹۷۴ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک

پاکستان — دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — اڑھائی پونڈ
بیرونی ممالک بحری ڈاک — سوا پونڈ
فی پرچہ پاکستان — ایک روپیہ

انڈونیشیا میں احمدی مبلغین

Maulana M. S. Ashraf
and
Raja Naseer Ahmad
are seen here talking to
Dr. Adam Malik

مولانا محمد شفیع صاحب اشرف
اور
راجہ نصیر احمد صاحب
انڈونیشیا کے
ڈاکٹر آدم ملک
کے ساتھ
ایک گفتگو کے موقع پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماء و اولیاء کا ذریعۂ اصل

ے کس بنظر یار صدیقے نہ شد
تا بہ نظرِ غیر زندیقے نہ شد

شعبان رمضان ۱۳۹۴ ہجری قمری تبوک ۱۳۵۳ ہجری شمسی	ماہنامہ **الفرقان** ربوہ ستمبر ۱۹۷۴ء	جلد ۲۴ شمارہ ۹

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

مجلس تحریر

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
خان بشیر احمد صاحب رفیق - لندن
مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ربوہ

سالانہ اشتراک

پاکستان ۔۔ ۔۔ ۔۔ دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک اٹھائی پونڈ
〃 〃 بحری ڈاک سوا پونڈ
فی پرچہ پاکستان ——— ایک روپیہ

اطلاع

کاغذ کے حصول میں دقت بدستور ہے (منیجر)

فہرست

• سوشل بائیکاٹ یقیناً اسلامی اقدام نہیں	ایڈیٹر	ص۲
• درس القرآن ۔ (دو گروہوں کا ذکر)	〃	۵
• حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن کا ایمان افروز بیان (ماخوذ از نوائے وقت)		۶
• شانِ اسلام ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام		۷
• غزل	جناب منظور احمد خان صاحب راولپنڈی	۸
• البیان ۔ سورۃ الانعام کا سلیس اردو ترجمہ و تفسیری حواشی	ابوالعطاء	۹

حصۂ منظومات

ہم لوگ؟	جناب عبدالمنان صاحب ناہید	۱۲
نشیب و فراز	جناب نسیم سیفی صاحب	۱۳
نثارِ شہِ دوجہاں ہوگئے	جناب عبدالسلام صاحب اختر	۱۴
بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے	جناب چودھری شبیر احمد صاحب	۱۵
شہِ شہاں صلی اللہ علیہ وسلم	جناب احمد نذیر احمد صاحب ظفر	۱۶
• شذرات	ایڈیٹر	۱۷
• ورقہ بن نوفل (تاریخی مقالہ)	جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور	۲۵
• پاکستان کے طالبعلموں کے نام ایک اہم پیغام ۔ (جناب نگران اعلیٰ پاکستان سٹوڈنٹس لاہور)		۳۰
• ماہِ رمضان المبارک (نظم)	جناب صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل	۳۲
• ایک ردِ مند احمدی کا مکتوب	جناب ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری لاہور	۳۳

اداریہ

سوشل بائیکاٹ یقیناً غیر اسلامی اقدام ہے

فاضل مدیر پیامِ عمل کا اعلانِ حق

مدیر المنیر اور دیگر علماء کے لئے قابلِ غور حقائق

(۱)

مکّی زندگی میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مومن ساتھیوں کو قریشِ مکہ کی طرف سے دو شدید مزاحمتیں پیش آئی تھیں۔ اوّل یہ کہ مکہ والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو ازراہِ تحقیر و تذلیل غیر مسلم یعنی صابی کہا کرتے تھے وہ انہیں مسلمان نہیں کہتے تھے حتیٰ کہ جب حضورؐ مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو اُس وقت ابوجہل نے انصارِ مدینہ کو خط میں لکھا کہ تمہارا قصور یہ ہے: آوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ کہ تم نے ان بے دین لوگوں کو پناہ دی ہے۔

تاہم کفار اس تحقیر و تذلیل کے باوجود اور اس سے بے پرواہ ہو کر جب شمعِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پروانوں کی تعداد بڑھتی گئی تو کفار نے اپنا آخری اور بھیانک ہتھیار سوشل بائیکاٹ اختیار کیا۔ محض اختلافِ عقیدہ کے باعث کمزور مسلمانوں، مردوں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو شعب ابی طالب میں بند کر دیا۔ ان کا کھانا اور پانی روک دیا۔ پہرے بٹھا دیئے کہ نہ وہ خود دکانوں سے ضروری اشیاء خرید سکیں اور نہ کوئی خوفِ خدا رکھنے والا انسان انہیں ضروریاتِ زندگی پہنچا سکے۔ خدا کے پاک بندے اولین مسلمانوں نے (خدا کی اُن پر بے شمار رحمتیں ہوں) اس مزاحمت کو مومنانہ عزم سے بے اثر بنا دیا۔ قریباً تین سال تک غریب مسلمان کفارِ مکہ کے اس سوشل بائیکاٹ کا شکار بنے رہے مگر اسلام کی ترقی کو روکنے کے اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں قریشِ مکہ ناکام رہے۔

(۲)

جماعت احمدیہ خدا کے فرستادہ امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے اس جماعت کے غریب اور کمزور احمدی مسلمانوں کی روزِ اوّل سے شدید مخالفت ہوتی رہی ہے۔ علماء اور مشائخ کبھی بھی احمدیوں کو "مسلمان فرقہ احمدیہ" کہنے کے لئے

رضامند نہیں ہوئے۔ وہ انہیں ہمیشہ غیر مسلم، کافر، مرزائی اور قادیانی کے نام سے پکارتے رہے ہیں لیکن باوجود احمدیت ترقی کرتی گئی اور احمدیوں کی تعداد بڑھتی گئی آخر کار محض اختلافِ عقیدہ کے باعث اکابر علماء نے تجویز کی کہ احمدیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ فتوے دیئے گئے، عوام کو اشتعال انگیز یوں سے اُکسایا گیا۔ شروع جون ۱۹۷۴ء سے ملک میں احمدیوں کا خطرناک سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں سب پر کھانا پانی بند کر دیا گیا۔ نہ وہ دکانوں سے کھانے کی اشیاء خرید سکیں اور نہ کوئی شریف آدمی ضروریاتِ زندگی ان کے گھر پہنچا سکے۔ پہرے بٹھا دیئے گئے تاکہ وہ نقل و حرکت بھی نہ کر سکیں راہ گزر احمدیوں کو مارا پیٹا گیا، قتل کیا گیا۔ انکے گھروں کو جلا دیا گیا۔ ان کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ غرض احمدیوں پر پاکستان کے دیہات اور شہروں میں وہی ہوا جو اوّلین کمزور مسلمانوں پر شعب ابی طالب میں ہوا تھا۔ ہم ان سطور کے ذریعہ ان باہمت احمدی بھائیوں اور بہنوں کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے بزرگ صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوشش کو کامیاب فرمایا جزاھم اللہ خیراً۔

(۳)

بے انصافی ہوگی اگر ہم اس جگہ ان بے شمار شریف الطبع مسلمانوں کا دلی شکریہ ادا نہ کریں۔ جو **اختلافِ عقیدہ پر سوشل بائیکاٹ کرنے کے** مخالف رہے اور اسے غیر اسلامی فعل ٹھہرایا۔ بہتوں نے اس کا برملا اعلان بھی کیا۔ بطور مثال ہم فاضل مدیر ماہنامہ **پیامِ عمل** لاہور کے اداریہ کا تازہ ترین اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ:-

> "ختمِ نبوت ایک خالص مذہبی مسئلہ ہے۔ اسے سیاسی حربے کے طور پر استعمال کرنا یا افراتفری کر کے نقضِ امن کی صورت پیدا کر دینا، ملک و ملت کے حق میں تباہ کن ہوگا۔ تشدد کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں اور پھر تشدد کے ذریعے کسی مسئلے کو حل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بائیکاٹ کرنا، پانی بند کر دینا، یا خرید و فروخت کی اجازت نہ دینا، سچے مسلمانوں کے شایانِ شان نہیں۔ رحمۃ للعالمین کی اُمت کو اس قسم کے انسانیت سوز اقدامات کا خیال بھی نہ آنا چاہیئے۔ کاش مسلمان سرکارِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے اسوۂ حسنہ کو ملحوظ رکھیں فتح مکہ کے موقع پر حضرت ختمی مرتبتؐ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ جنگِ صفین میں، لشکرِ معاویہ نے حضرت علیؓ کے لشکر پر پانی بند کر دیا تھا، لیکن جب حضرت علیؓ کا دریا پر قبضہ ہوا، تو آپ نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ کو تو اپنے قاتل کا پیاسا رہنا بھی گوارا نہیں ہوا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر پاکستانی کی جان، مال اور آبرو کا تحفظ ضروری ہے۔ ہر زیادتی سے باز رہنا چاہیئے، مبادا یہ کہہ کر افسوس کرنا پڑے ؎

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اُتنے ہی کم ہوئے
(شیعی ماہنامہ پیام عمل لاہور اگست ۱۹۷۴ء صفحہ ۳۰)

(۴)

متشدد علماء کی بہت بڑی کھیپ یہ کہتی پھرتی ہے کہ ہم نے حکومت کو "مجبور" کر کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا دیا ہے اور ہمارا احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا اسلام کے عین مطابق ہے۔ پہلی بات کے سلسلہ میں ہم ابھی کچھ نہیں کہتے لیکن سوشل بائیکاٹ کے بارے میں تو ان کے دعویٰ کا باطل اور بے بنیاد ہونا اظہر من الشمس ہے۔ مدیر المنبر لائل پور اور دیگر مولویوں نے اپنے مقالات کے علاوہ مفتی ٹونکی کا طویل فتویٰ بھی شائع کیا ہے جو سراسر قیاس مع الفارق ہے۔ یاد رہے کہ نہ مکی زندگی میں مسلمان محاربین تھے اور نہ احمدی حکومت پاکستان کے ماتحت محاربین ہیں اسلئے ان دونوں جگہ حربی کافروں اور مرتدوں والے فتوے چسپاں کرنا دھینگا مشتی ہے جو مخالفین حق کا وطیرہ رہا ہے۔

باقی رہا غزوہ تبوک میں حضرت کعبؓ، ہلالؓ اور مرارہؓ رضی اللہ عنہم ایسے مخلصین کے پیچھے رہ جانے پر چالیس پچاس روز تک کلام کا مقاطعہ کیا جانا سو وہ معاملہ بھی نہ اس جگہ چسپاں ہوتا ہے اور نہ علماء صاحبان اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اوّل تو بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ اختلافِ عقیدہ کا معاملہ نہیں تھا عملی جہاد سے باوجود طاقت کے پیچھے رہ جانے کا معاملہ تھا۔ دوم وہ سزا زید بکر یا کسی ملاں مولوی نے نہیں دی تھی، خدا کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حکم سے دی تھی۔ سوم اس سزا میں مسلمانوں کو صرف گفتگو سے روکا گیا تھا کھانے پینے کی اشیاء دینے سے نہیں روکا گیا تھا۔ ان کا علاج معالجہ ممنوع نہیں کیا گیا تھا۔ ان کے گھروں کو نہیں جلایا گیا تھا۔ نہ ان کا سامان لوٹا گیا تھا۔ کتنی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ اپنے ظالمانہ فعل کے لئے مولوی صاحبان صحابہؓ کی زندگی کے پاکیزہ اصلاحی عمل کو کس طرح سند بنا رہے ہیں؟

کسی بھی تنظیم کا اپنے ہم عقیدہ افراد پر اُن کی اصلاح کی خاطر ان کے بعض اعمال کی بنا پر عارضی طور پر کچھ عرصہ کے لئے پابندی لگانے کو تو معقول سمجھا جا سکتا ہے اور وہ بھی محدود حد تک یعنی گفتگو وغیرہ کے لحاظ سے لیکن محض اختلافِ عقیدہ کی بنا پر کسی انسان پر اس کا کھانا پینا بند کر دینا، اس کا گھر جلا دینا، اس کا اثاثہ لوٹ لینا، نہ اسلام میں جائز ہے اور نہ کسی قانون کے رُو سے روا ہے۔ ایسا سوشل بائیکاٹ یقیناً غیر اسلامی اقدام ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

درس القرآن المجید

دو گروہوں کا ذکر

مظلوم بندے ہی آخر کامیاب ہونگے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝
تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم
بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا
فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي
يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا
حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ (مؤمن ع)

ترجمہ: جن کے اعمال کے ترازو ہلکے ہونگے وہ خسارہ پانے والے اور اپنے آپکو گھاٹے میں رکھ کر جہنم میں لمبے عرصہ تک بستے چلے جائیں گے۔ آگ انکے چہروں کو جھلس دیگی اور وہ بدشکل تیوری چڑھائے جہنم میں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا میری آیات تم پر پڑھی نہ جاتی تھیں اور تم ان کی تکذیب نہ کرتے رہتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم راہِ حق سے بھٹکنے والے بن گئے۔ اب تو ہمیں جہنم سے نکال دے اگر ہم پھر ایسا کرینگے تو ہم بڑے ظالم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم ذلیل ہو کر جہنم میں ہی رہو اور مجھ سے کوئی بات نہ کرو۔ کیونکہ دُنیا میں میرے بندوں کی ایک جماعت بھی جو یہ دعائیں کرتے رہتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہماری مغفرت فرما۔ ہم پر رحم فرما۔ تُو بہتر رحم کرنے والا ہے۔ اے جہنمیو! تم نے میرے ان بندوں سے ٹھٹھا اور استہزا کیا یہاں تک کہ ان کی وجہ سے تم نے میرے ذکر کو بھلا دیا اور تم میرے ان بندوں پر ہنسی کیا کرتے تھے۔ آج میں نے اپنے ان مظلوم بندوں کو ان کے صبر کا بدلہ دیدیا ہے اور وہ یقیناً کامیاب ہوگئے ہیں۔"

قرآن مجید پر تدبر کرنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ ان دونوں گروہوں میں سے کس میں ہیں؟ مسلمانوں کے احمدی فرقے کا یہ فرض ہے کہ وہ صبر کو اپنا شعار بنائیں اور اسلام کی جملہ ایمانیات پر ایمان کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ رب العزۃ میں عاجزانہ طور پر دُعا کرتے رہیں ربنا آمنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیر الرحمین۔ ہمارے مخالفین کو بھی خدا ترسی سے کام لیکر ان آیات پر غور کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے آمین۔

"کوئی پارلیمنٹ کسی کے ایمان کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتی"

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب زاد مجدہٗ کا بیان

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے نمائندہ خصوصی مقیم لندن نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن کے نام سے اپنے اخبار میں ایک انٹرویو شائع کرایا ہے جسے اخبار نوائے وقت لاہور سے بجنسہٖ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

"س: میں نے گزشتہ انٹرویو میں آپ سے یہ اہم سوال پوچھا تھا کہ اگر آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا اس کا آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ مسلمان ہونے کے لئے آپ کو حکومت یا کسی ادارے کی تائید کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اب جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے آپ کے فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا قانون پاس کر دیا ہے تو آپ اس فیصلہ کے بارے میں اب کیا کہیں گے؟

ج: میرا وہی موقف ہے جو پہلے تھا کوئی پارلیمنٹ کسی کے ایمان کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتی یہ فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اگر اس کی نظر میں ہم مسلمان ہیں تو ساری دنیا ہمیں غیر مسلم قرار دیدے اس سے ہم غیر مسلم نہیں ہو جائیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اسکے نتیجے میں بیشک ہمارے لئے مشکلات پیدا ہونگی لیکن ایمان کے راستے میں ہمیشہ مشکلات پیدا ہوتی رہتی ہیں جس سے مومن کا امتحان ہوتا ہے۔

س: غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد آپ کے خیال میں آپ کے لوگوں کو کس قسم کی مشکلات پیش آئیں گی؟

ج: مشکلات کے بارے میں میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا لیکن اخبارات میں جو منصوبے چھپتے رہتے ہیں مثلاً احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے یا اور کسی قسم کی اقتصادی، معاشرتی یا تمدنی مشکلات ان کے لئے پیدا کی جائیں۔ یہ بظاہر ایک خوف دلانے والی چیزیں ہیں لیکن جس شخص کا یہ محکم ایمان ہو کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے حکومت نہیں دیتی اور ہر قسم کی بخشش اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، کوئی انسان کسی کے نفع اور نقصان پر حقیقی اختیار نہیں رکھتا۔ یہی بنیادی فرق ہے ایمان اور شرک میں۔ ہم بفضل اللہ مومن ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور ہر حالت میں اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک عمل تو بالکل واضح ہو گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حق پر ہیں کیونکہ علماء دلائل سے عاجز آچکے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دلائل کے ساتھ ہماری ترقی نہیں رک سکتی اب وہ خوف، دہشت، سختی اور تشدد کے ذریعے ہماری ترقی کو روکنا چاہتے ہیں اگر ہم حق پر قائم ہیں تو یہ طریق حق پر غالب آنے کا نہیں ورنہ اس طریق سے وہ اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء)

شانِ اسلام

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کا منظوم کلام)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

آج ان نوروں کا اک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

(درثمین)

غزل

(نتیجۂ فکر محترم جناب منظور احمد خان صاحب راولپنڈی)

جب سے دُنیا والوں نے آئینِ مروّت بدلا ہے
اے شہِ خُوباں پیار تمہارا اَور بھی دل میں چمکا ہے

محفل سے اُٹھوا دینے کا جس کے سر بھی سہرا ہے
شاد رہے وہ، دیوانوں کو کب اِس بات کا شکوہ ہے

گُلشن کو صحرا کہہ ڈالیں صحرا کو دریا کہہ دیں
جو چاہیں سو کہہ دیں، آنکھیں کھول کے کس نے دیکھا ہے

کِس کو ہے یاں عشق کا دعویٰ، کِس کو سر دینے کی تاب
پھر کر چاروں کھونٹ میں دیکھو۔ دیکھو کوئی ہم سا ہے؟

نام میں کیا رکھا ہے! جی چاہے جو رکھ دو نام
نام بدلنے سے کیا ہوگا۔ پھُول تو خوشبو دیتا ہے

البیان

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ

کیا ایسا شخص جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کے لئے ایسا نور مہیا کر دیا جسے وہ تمام لوگوں میں لیکر

فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ

چل رہا ہے یعنی اسے پھیلا رہا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی مانند قرار پا سکتا ہے جو تاریکیوں میں گھرا ہُوا ہے اور اس سے کبھی نکل نہیں سکتا؟

كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ

اسی طرح کافروں کے لئے ان کے اعمال مزین کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح

جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ

ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں میں سے اکابر کو (دشمنانِ حق) بنایا ہے تا وہ (حق کے خلاف) پورے طور پر مکر و فریب کر لیں۔

وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ

لیکن درحقیقت وہ غیر شعوری طور پر اپنی ہی جانوں کے ساتھ فریب کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس جب بھی

آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ

کوئی نشان آتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک خود ہمیں وہ چیز نہ دی جائے جو اللہ کے پیغمبروں کو دی گئی تھی ـــــ

تفسیر ـ اس رکوع میں آٹھ آیات ہیں۔ پہلی آیت میں مومن کی مثال ایک زندہ، منور اور نور کے پھیلانے والے وجود کی قرار دی ہے اور کافروں کو طرح طرح کی ظلمات و تاریکیوں میں گھرے ہوئے قرار دیا ہے۔ ظلمات سے مراد عقائد، اعمال اور رسوم بدعات کی تاریکیاں ہیں۔ دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ رسولوں کی بعثت کے وقت ہر جگہ بڑے بڑے مجرم ان کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں مگر سارے مکر و فریب کے باوجود وہ ناکام رہتے ہیں۔ تیسری آیت میں کفار کے اس اعتراض کا جواب دیا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے ۔ ان لوگوں کو جو مجرم قرار پاگئے ان کے مکر و فریب کے نتیجہ میں

صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○

عنقریب انہیں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب پہنچے گا۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

ہاں جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو کہ اسے ہدایت دے اسکے سینہ کو اطاعت و فرمانبرداری کیلئے کھول دیتا ہے

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا

اور جس کے بارے میں ارادہ الٰہی ہو کہ اسے گمراہ قرار دیا جائے اسکے سینے کو ایسا تنگ اور غیر کشادہ بنا دیتا ہے کہ وہ (حق کے قبول کرنے کو)

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ آسمانوں پر چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں (کے دلوں) پر جو ایمان

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

نہیں لاتے پلیدی رکھ دیتا ہے۔ تیرے رب کی طرف سے یہ (قرآن و اسلام) سیدھی حالت والا

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○

راستہ ہے۔ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والے لوگوں کے لئے اپنی آیات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں۔

گیا ہے کہ انہیں براہِ راست کیوں نبوت و رسالت سے نہیں نوازا جاتا ؟ فرمایا کہ نبوت و رسالت کے لئے منتخب کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اس عہدہ کے لئے کس کو مقرر کیا جانا چاہیئے ؟ اور یوں مجرم لوگ تو اپنی بداعمالیوں کے باعث سزا اور عذاب کے مستحق ہیں نہ کہ نبوت و رسالت کے۔ چوتھی آیت میں قبولِ اسلام کی توفیق کے نیکوں کو حاصل ہونے کا بیان ہے اور ایمان نہ لانے پر اصرار کرنے والوں کے قلوب پر ناپاکی اور رجس کے ڈالے جانے کا ذکر ہے۔ پانچویں آیت میں

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ان کے لئے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے وہ رب ان کے صالح اعمال کے باعث ان کا دوست اور مددگار ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ج يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

جس دن ہم ان سب مکذبین کو اکٹھا جمع کریں گے اور کہیں گے کہ اے جنوں (بڑے سرداروں) کے گروہ! تم نے دنیا میں عوام لوگوں

مِّنَ الْاِنْسِ ج وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

کا بہت استحصال کیا تھا۔ تو ان سرداروں کے عوام دوست کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم میں سے بعض نے

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ط

دوسرے بعض لوگوں سے ضرور فائدہ حاصل کیا ہے اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے تھے جو آپ نے ہمارے لئے مقرر فرمادی تھی۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے در آنحالیکہ تم اس میں ہمیشہ رہتے جاؤ گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ط اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ

چاہے۔ بقیناً تیرا رب حکمت اور علم والا ہے۔ اسی طرح ہم بعض

۱۵ ع ۲ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

ظالموں کو دوسرے ظالموں پر ان کے برے اعمال کے باعث مسلط کر دیتے ہیں۔

اسلام کو صراط مستقیم قرار دیا ہے۔ چھٹی آیت میں سچے مسلمانوں کے انجام کا ذکر ہے۔ ساتویں آیت میں منکرین و مکذبین کے سرداروں اور عوام سے حشر کے روز جو خطاب ہوگا اسکو بیان کیا گیا ہے۔ دنیوی اور دینی استحصال کے ذریعہ بڑے لوگوں نے جو ضلالت اور گمراہی پھیلا رکھی تھی اسکی سزا کے طور پر انہیں جہنم میں داخل کیا جائیگا۔ آٹھویں آیت میں بتایا گیا ہے کہ سردار اور ظالم عوام اپنے برے اعمال کے باعث ایک دوسرے کے دوست بن جاتے ہیں اور بڑے لوگ چھوٹے لوگوں کو آلۂ کار بنا لیتے ہیں۔

ہم لوگ ؟

(محترم جناب عبدالمنّان صاحب ناہید)

تیرگی کے اسیر ہیں ہم لوگ
کیسے روشن ضمیر ہیں ہم لوگ

منطبق مستقیم خط سے ہوں کیا
آپ ٹیڑھی لکیر ہیں ہم لوگ

نہ جماعت رہی نہ جمعیّت
ایک جمِّ غفیر ہیں ہم لوگ

ہم اخوّت کے گیت گاتے ہیں
خوگرِ دار و گیر ہیں ہم لوگ

آپ بندے بھی ہیں خدا بھی آپ
آپ منکر نکیر ہیں ہم لوگ

ہر کوئی اپنا راگ الاپتا ہے
اور پھر ہمصفیر ہیں ہم لوگ

نشیب و فراز

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

یہ منزلوں کا تصوّر یہ راستوں کا شعور
نگاہِ فاصلہ کُش میں نہ کچھ قریب نہ دُور

ستارۂ سحری ہے نہ صبحِ نَو کی کرن
ترے خرابۂ دل میں کوئی کلیم نہ طُور

نہ لے بہار، گلستاں سے مستعار نہ لے
کہ اس کی آگ ہے بے شعلہ رنگ ہے بے نُور

کوئی امیر نہیں ہے کوئی فقیر نہیں
بدل گیا ہے نشیب و فراز کا دستُور

کسی کے سر پہ ہے تاجِ شہی بھی بارِ گراں
کسی کے واسطے زنجیرِ پا ہے وجہِ سرور

نکھر سکے تو نکھار و مرے لہُو سے چمن
بنا سکو تو بنا دُ اسے شرابِ طہور

نسیم حلقۂ دانشوراں ہے دامِ فریب
خرد کے نام پہ ہے زندگی میں سارا فتور

نثارِ شہِ دوجہاں ہو گئے ہم

(محترم جناب چودھری عبدالسّلام صاحب اختر ایم۔اے)

بلند از غمِ این و آں ہو گئے ہم
نثارِ شہِ دوجہاں ہو گئے ہم

ہوئے خاک سے رشکِ خورشیدِ تاباں
تھے قطرہ مگر بےکراں ہو گئے ہم

کدورت کے شعلوں کو دیکھا تو بڑھ کر
محبّت کی جُوئے رواں ہو گئے ہم

جو اُمڈے حوادث تو ہمت بھی جاگی
اُٹھیں آندھیاں تو جواں ہو گئے ہم

گئے دَور کا ماجرا ہی تو تھے ہم
نئے دَور کی داستاں ہو گئے ہم

عدُو حد سے جب بڑھ گیا شور و شر میں
تو یارِ نہاں میں نہاں ہو گئے ہم

زمانے کی کچھ تلخیوں کی بدولت
مغنّیٔ شیریں زباں ہو گئے ہم

"بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے"

(کلامِ محمودؓ کی ایک دعائیہ نظم کے چند اشعار کی تضمین)

(محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی)

ہر کلمہ گو پہ سایۂ رحمت خدا کرے
ہر حق پرست سر کی حفاظت خدا کرے
حائل نہ کوئی بھی ہو شرارت خدا کرے
رگ رگ میں مومنوں کی سرایت خدا کرے

"بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے"

خنجر بکف ہو دشمنِ نادان سامنے
غیظ و غضب کی آندھی و طوفان سامنے
فرعون سامنے ہو کہ ہامان سامنے
ہر حال میں تمہاری حفاظت خدا کرے

"توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے"

پوری چمک دمک سے یہ دنیا ہو جلوہ گر
ہر سُو نگاہ سوز مناظر کے ہوں شرر
ماحول پہ تمہارے ہو طاغوت کا اثر
تم پر نہ کارگر کوئی طاقت خدا کرے

"حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفےٰؐ کی رفاقت خدا کرے"

ظلم و جفا و جبر و تشدّد کی ہو فضا
الفت کا دم تو بھرتے تھے ہو جائیں وہ خفا
چہرہ سدا تمہارا تبسّم سے ہو کھِلا
بہکا سکے نہ تم کو یہ شدّت خدا کرے

"راضی رہو خدا کی رضا پر ہمیشہ تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے"

دیکھو بُلا رہا ہے تمہیں میرِ کارواں
اُسکی ہی پیروی میں ملے گی تمہیں اماں
ہے اُس کی ذات منزلِ مقصود کا نشاں
اس کارواں پہ سایۂ رحمت خدا کرے

"ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے"

اللہ کے کلام کی توقیر کے لئے　　ہر گوشۂ جہان کی تنویر کے لئے
دینِ متیں کی حشر تک تبشیر کے لئے　　قائم رہے، نظامِ خلافت خدا کرے

"بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے"

اے حاملانِ پرچم سلمانِ فارسی　　پھیلاؤ شرق و غرب میں نورِ محمدی
تسخیر کائنات پر کس کی ہے سروری　　کھل جائے ہر بشر پہ حقیقت خدا کرے

"قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے"

شاہِ شہاں صلی اللہ علیہ وسلم

(محترم جناب ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر)

مرا اعزاز ہے ہمدم، محمدؐ کی گدائی میں
کہ ہے شاہِ شہاں اک مصطفےٰ ساری خدائی میں
مجھے دربارِ احمدؐ میں جگہ دیجو خدا یا تدا!
وگرنہ خلد دوزخ ہے مجھے اس کی جدائی میں
جو پہنچا وہ بفیضِ عشقِ محبوبِ خدا پہنچا
بھٹک کر رہ گئے باقی خرد کی رہنمائی میں
یہ شانِ بے نیازی دیکھئے جو دشمنِ جاں تھے
محمد مصطفےٰ کوشاں رہے ان کی بھلائی میں
اگر ہوگا تو حل ہوگا محمدؐ کے وسیلے سے
پڑا ہے مسئلہ انسانیت کا جو کھٹائی میں
نہ مانو گے محمدؐ کے خلیفہ کو امام اپنا
تو یوں ہی کشمکش جاری رہے گی بھائی بھائی میں
محمدؐ کے ثنا خوانوں میں ہے نامِ ظفر شامل
مزا آتا ہے مُلّا کو مگر اس کی بُرائی میں

شذرات

۱۔ قومی اسمبلی کی قرارداد

"اسلام آباد۔ قومی اسمبلی اور سینٹ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی شام کو آئین کا ایک ترمیمی بل منظور کیا جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

قومی اسمبلی میں پیش کئے جانے کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کرنے کے لئے ایک بل

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعدازیں درج اغراض کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے لہذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:۔ (۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم:۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جسے بعدازیں آئین کہا جائے گا دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ "اشخاص" کے بعد الفاظ اور قوسین "قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" درج کئے جائیں گے۔

۳۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم:۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی:۔

"(۳) جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

بیان اغراض و وجوہ

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر

ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ"

(الفضل ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ ہم اس قرارداد کو بغرض ریکارڈ فی الحال بلا تبصرہ شائع کر رہے ہیں۔

۲۔ "واقعہ کربلا کے بعد ایک تاریخ ساز فیصلہ"

صوبائی وزیر محنت کے متعلق لکھا ہے :۔

"لائلپور سے امروز کے نمائندہ خصوصی کے مطابق صوبائی وزیر محنت مسٹر رانا صغیر احمد نے کہا کہ یہ فیصلہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کی جمہوریت پسندی اور اسلام دوستی کا بہترین ثبوت ہے اور واقعہ کربلا کے بعد ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء صا)

الفرقان۔ واقعہ کربلا کی تاریخ سازی سب پر عیاں ہے کیا وزیر محنت یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ ۷ ستمبر کا فیصلہ بھی اسی نوعیت کا ہے اور اس کے اثرات و نتائج بھی ویسے ہی ہوں گے؟

۳۔ سوشلسٹ معیشت کی راہ ہموار ہو گئی

پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد حنیف صاحب رامے نے کہا ہے کہ :۔

"قادیانی مسئلے پر کل پارلیمنٹ نے جو تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم بھٹو نے ملک کے تمام بڑے سیاسی اور قومی مسائل حل کر دیئے ہیں۔ اب پیپلز پارٹی کے لئے اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے کہ ملک میں سوشلسٹ معیشت قائم ہو جس میں ہر پاکستانی کو روٹی کپڑا اور مکان مہیا ہو۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ کیا اس اعلان سے یہ سمجھا جائے کہ پارلیمنٹ کے "تاریخ ساز فیصلہ" سے سوشلسٹ معیشت کی راہ ہموار کرنا مقصود تھا؟

۴۔ اسلامی نظام کے لئے راستہ ہموار ہو گیا

روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے کہ :۔

"مولانا مفتی محمود نے وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے کی اس منطق کو عجیب و غریب قرار دیا ہے کہ قادیانی مسئلہ طے ہونے کے باعث ملک میں سوشلزم نافذ کرنے کی راہیں ہموار ہو گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسئلہ پر امت مسلمہ کا بے مثال اتحاد سوشلزم، کمیونزم، الحاد، بے دینی اور نئی تہذیب کے پرستاروں کی پاکستان میں کھلی شکست ہے .... اور ان کے گھروں

میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اور وہ اپنی شکست پر جھنجھلا اُٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی **مسئلے کے حل نے ملک میں اسلامی نظام کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے** اور یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ پاکستان میں دینی قوتیں اتنی غالب ہیں کہ دوسرے نظریات ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ر ستمبر ۷۴ء)

الفرقان۔ ہمارے نزدیک تو جناب رامے صاحب اور جناب مفتی محمود صاحب ہر دو کی منطق "عجیب و غریب" ہے لَعَلَّ اللّٰہ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔

۵۔ قرآن و حدیث پر یقین رکھنے والے اسلام کے دائرے سے خارج؟

مقبوضہ کشمیر کے وزیرِ اعلیٰ جناب میر قاسم صاحب کے متعلق روزنامہ امروز لاہور لکھتا ہے کہ انہوں نے :۔

"پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان نے قرآن اور حدیث پر یقین رکھنے والوں کو اسلام کے دائرے سے خارج کر دیا ہے۔ سرینگر سے بیس میل دور ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کو فرقہ پرست عناصر سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔"

(روزنامہ امروز ۱۱ر ستمبر ۷۴ء ص۶)

الفرقان۔ ہمیں "نکتہ چینی" سے سروکار نہیں مگر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن و حدیث پر پختہ یقین و ایمان رکھتی ہے باقی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

۶۔ اعمال بھی مسلمانوں جیسے ہونے چاہئیں

روزنامہ امروز لاہور راوی ہے کہ :۔

"میاں افضل وٹو نے آخر میں کہا کہ کسی شخص کو محض عقیدے کی بناء پر کافر قرار دینے اور اپنے آپ کو رسمی طور پر مسلمان کہلانے سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ مسلمان کہلانے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ہمارے اعمال بھی مسلمانوں جیسے ہوں۔"

(روزنامہ امروز ۹ر ستمبر ۷۴ء ص۶)

الفرقان۔ کفر و اسلام کا اصل فیصلہ تو اعمال و عقائد کے رُو سے خود خدائے علیم بذات الصدور فرمائے گا اسلئے وٹو صاحب کی نصیحت بڑی قیمتی ہے۔ کیا "رسمی مسلمان" اس پر عمل پیرا ہوں گے؟

۷۔ جناب وزیر اعظم بھٹو کی یقین دہانی اور ازالۂ غلط فہمی

۷ر ستمبر ۷۴ء کے "فیصلہ" کا اعلان کرتے ہوئے جناب بھٹو نے فرمایا کہ :۔

"ہم جدید دور میں رہ رہے ہیں اور ملک کے تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ ہر پاکستانی کو اعتماد کے ساتھ اور بلاخوف اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے جس کی آئین میں ضمانت دی گئی ہے۔ ۔۔۔ پاکستان کے ہر شہری کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور اس سلسلے میں کسی کو غلط فہمی نہیں رہنی چاہئیے۔ ہم **اس ملک کے کسی شہری یا فرقے کی تذلیل یا توہین یا تحقیر برداشت نہیں کریں گے۔"**

(روزنامہ امروز لاہور ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان - ہم امید رکھتے ہیں کہ عملی طور پر اس اعلان کا ثبوت ہر مرحلہ پر ملتا رہے گا خدا تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے قولی وعملی تضاد سے محفوظ رکھے۔

۸- صوبائی وزیر اعلیٰ کی پریس کانفرنس

روزنامہ نوائے وقت لاہور لکھتا ہے کہ:-

"صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو وہ تمام آئینی حقوق اور مراعات حاصل ہوں گی جو عام شہریوں کو اور عموماً اقلیتوں کو حاصل ہیں۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک ان کے اسمبلیوں میں منتخب ہونے کا تعلق ہے وہ اپنی مخصوص نشستوں کے علاوہ بھی پاکستانی شہری کی حیثیت سے الیکشن میں حصہ لے سکیں گے اور اگر عوام نے انہیں قادیانی ہونے کے باوجود بھی اسمبلی کا رکن چن لیا تو پھر انہیں منتخب ممبر کی حیثیت حاصل رہے گی۔ اسی طرح ملازمتوں میں بھی جہاں کہیں قابلیت اور مقابلہ کا سوال ہے وہاں پاکستان کے شہریوں کی طرح اقلیتی فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی مقابلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ آپ نے کہا کہ آئین میں اقلیتوں کو جو تحفظ دیا گیا ہے وہ قادیانیوں کو بھی حاصل ہوگا۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ پیپلز پارٹی میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی اور دیگر اقلیتی فرقوں کے لوگ بھی شامل ہیں اس لئے اگر قادیانی بھی پارٹی کے رکن ہیں تو وہ بدستور رکن رہیں گے کیونکہ پارٹی کا آئین ہر پاکستانی کو پیپلز پارٹی کا رکن بننے کا حق دیتا ہے آپ نے کہا کہ وہ پارٹی کے عہدیدار بھی رہ سکتے ہیں۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان - ہم اس بیان کو محض ریکارڈ کے لئے درج کر رہے ہیں ورنہ ہمارا مسلک تو یہ ہے ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

۹- وزیروں اور سفیروں کی اہلیت پر تبصرہ

ہفت روزہ خدام الدین لاہور رقمطراز ہے:-

"مصیبت تو یہ ہے کہ یہاں وزیر اور سفیر و مشیر ایسے لوگ بنائے گئے جو ایک پٹواری کی اہلیت بھی نہیں رکھتے تھے لیکن چونکہ وہ پارٹی لیڈر کے محبوب نظر تھے اسلئے انہیں نوازا گیا۔"

(رسالہ خدام الدین لاہور ۱۳ ستمبر ۷۴ء)

الفرقان - اگر یہ بیان غلط بیانی پر مبنی نہیں تو بہت افسوسناک حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین

۱۰- بائبل کے "بیہودہ ترجموں" کو روکئے

مسیحی ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ لکھتا ہے کہ:-

"آج ہمارے مسیحی علماء جو ورلڈ کونسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بائبل کو پامال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے۔ جو مسیحی علماء بائبل کے ترجمے کے لئے مقرر کئے ہیں ان کو چاہیئے تھا کہ یونانی، لاطینی کے ماہر ہوتے۔ یونانی لاطینی کا کیا کہنا بعض ترجمہ کرنے والے اصحاب اُردو سے بھی واقف نہیں۔ اگر پاکستانی مسیحی کلیسا مسیحیت کا پاکستان میں تحفظ کرنا چاہتی ہے تو ان بیہودہ ترجموں کے خلاف احتجاج کرے اور بائبل سوسائٹی کو ایسے ترجمے چھپانے سے روکے۔ مسیحی علماء جو پاکستان میں ہیں ہم ان سے کیا عرض کریں۔ اگر وہ اپنے ذاتی مفاد کو چھوڑ کر مسیحیت کو سنبھالنے کی کوشش کریں جو گر رہی ہے تو ایک بڑا کارنامہ ہوگا۔"

(کلام حق گوجرانوالہ ستمبر ۷۴ء ص ۱۲)

الفرقان - جس قسم کے مترجمین بائبل کا اس اقتباس میں ذکر ہے وہ یقیناً بائبل کو پامال کر رہے ہیں۔ عیسائی انجمنیں ایسے "بے ہودہ تراجم" کیوں کرا رہی ہیں؟

۱۱- جناب مودودی صاحب کے دو بیان

امریکہ سے واپسی پر جناب مودودی صاحب نے اخباری بیان دیا تھا کہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ درست اور شریعت کے مطابق ہے مگر ہمارے دوست مولوی ابوالمظفر صاحب ڈیرہ غازیخان نے مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن کا درج ذیل اقتباس بھجوایا ہے۔ جناب مودودی

صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"رشتہ دار کافر ہو یا مومن اس کے دنیوی حقوق ضرور ادا کیے جائیں گے۔ مصیبت زدہ انسان کی بہرحال مدد کی جائے گی۔ حاجت مند آدمی کو بہرصورت سہارا دیا جائے گا۔ بیمار اور زخمی کے ساتھ ہمدردی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ یتیم کے سر پر یقیناً شفقت کا ہاتھ رکھا جائے گا۔ ایسے معاملات میں ہرگز یہ امتیاز نہ کیا جائے گا کہ کون مسلم ہے اور کون غیر مسلم۔"

(تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۲۴۲ نوٹ ۱۱۱)

الفرقان۔ کیا اس واضح تضاد میں تطبیق دی جا سکتی ہے؟

۱۲۔ مسلمان حکومت کے مقابلہ پر عیسائی حکومت کے انصاف کی تعریف؟

ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء لکھتا ہے :-

"جو انصاف چند سال قبل سندھی مجاہدوں کو ایک غیر مسلم عیسائی حکومت سے مل گیا تھا وہ انہیں اپنی مسلمان حکومت سے نہ مل سکا۔"

الفرقان۔ علاقہ سندھ میں لواری کے مقام پر جو "حج" منایا جاتا ہے اس کی مزاحمت میں اہلحدیثوں نے جو حصہ لیا تھا اس سلسلہ میں ترجمان الحدیث نے مندرجہ بالا الفاظ لکھے ہیں۔ قارئین کرام غور فرمائیں!

۱۳۔ سوادِ اعظم کی خواہشات کے مطابق فیصلہ کرنے کی وجہ؟

وزیر اعلیٰ پنجاب نے علماء اور قائد طلباء کو اپنا "عہد" یاد دلاتے ہوئے کہا کہ :-

"علماء نے بیانات دیئے اور قائد طلباء نے اعلان کیا کہ اگر بھٹو نے قادیانی مسئلے کا فیصلہ سوادِ اعظم کی خواہشات کے مطابق حل کر دیا تو پھر جو ہاتھ بھٹو کے اقتدار کی طرف بڑھے گا اسے ہم کاٹ دیں گے لیکن ان کی بات پوری ہونے کے باوجود وہ اب نئے نئے شوشے چھوڑ رہے ہیں اور اپنے عہد سے پھر رہے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ ابھی اس اقتباس پر تبصرہ کرنے کا وقت نہیں آیا۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۔

۱۴۔ حکومت نے عوامی باؤ سے مجبور ہو کر گھٹنے ٹیکے ہیں!

روزنامہ نوائے وقت لاہور حیدرآباد کے ۲۴ ستمبر کے جلسہ یوم تشکر کی روداد میں لکھتا ہے :-

"اکثر مقررین نے کہا کہ حکومت کے خوشامدی قادیانی مسئلے کا سہرا حکومت کے سر باندھنا چاہتے

ہیں لیکن حکومت اپنے عمل سے ثابت کر رہی ہے کہ اُس نے عوامی دباؤ کے سامنے مجبوراً گھٹنے ٹیکے ہیں۔ مقررین نے نہایت تند و تیز لہجے میں حکومت پر نکتہ چینی کی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومت کو ملک میں جمہوریت بحال کرنے پر مجبور کیا جائے۔" (نوائے وقت لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ ہم ابھی اس پوزیشن میں نہیں کہ اس بارے میں زیادہ وضاحت کر سکیں ع

ویأتیک بالاخبار من لم تزود

۱۵۔ محترم چودھری ظفر اللہ خان کی ملکی خدمات کا ایک ورق

(الف) "حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اجلاس کی کارروائی چھاپ سکے۔ نہ اب اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہا۔ ساڑھے چار دن مسلمانوں کی طرف سے بحث کے لئے مخصوص رہے۔ مسلمانوں کے وقت میں سے ہی انکے دوسرے حامیوں کو وقت دیا گیا۔ اس حساب سے کوئی چار دن سر ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلّل اور نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ اُن کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقے سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہونگے۔"

(نوائے وقت لاہور یکم اگست ۱۹۴۷ء)

(ب) "جب قائد اعظم نے یہ چاہا کہ آپ پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفر اللہ خان نے فوراً یہ خدمت سرانجام دینے کی حامی بھرلی اور اُسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائد اعظم نے خوش ہو کر یُو این او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔ جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں میں شامل ہو چکا تھا۔ آپ نے ملک و ملت کی شاندار خدمات انجام دیں تو قائد اعظم انہیں حکومت پاکستان کے اُس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو بہ اعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔" (نوائے وقت ۲۴ راگست ۱۹۴۸ء)

(ج) "ریڈ کلف ایوارڈ دینے کے سلسلہ میں

۔۔۔۔۔ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی تحقیقاتی عدالت کے صدر جسٹس محمد منیر صاحب عدالتی تحقیقاتی رپورٹ کے صفحہ ۲۰۹ پر فرماتے ہیں :۔

"۔۔۔ عدالت ہذا کا صدر جو اس باؤنڈری کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و اطمینان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی ۔ یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلے سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے ۔ چودھری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں مگر ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالتی تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ قابلِ شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے ۔۔۔"

(تحقیقاتی رپورٹ ۱۹۵۳ء)

الفرقان ۔ موجودہ حالات میں یہ اقتباسات اسلئے بھی توجہ سے پڑھنے کے قابل ہیں کہ بعض معاند سخت غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ زندہ قومیں ہمیشہ اپنے محسنوں کو اچھے انداز میں یاد رکھتی ہیں مگر افسوس کہ پاکستانی علماء اس خوبی سے محروم ہیں ۔

۱۶ - احیاءِ خلافت ۔۔۔ زندہ رہنے کا ایک طریقہ

ماہنامہ جدّوجہد لاہور لکھتا ہے :۔

"مراکش سے لیکر انڈونیشیا تک تیس ممالک کا ایک عظیم اسلامی بلاک صرف اتحاد و اتفاق کی نعمت سے محروم ہونے کی وجہ سے مغربی اقوام سے پٹ رہا ہے ۔ لہذا اب وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ممالک متحد ہو کر اس دشمنِ اسلام اقوامِ متحدہ کو چھوڑ کر خلافتِ اسلامیہ کا احیاء کریں ۔ ایک فعّال قوت کی حیثیت سے زندہ رہنے کا یہی ایک طریقہ ہے ۔"

(رسالہ جدّوجہد اگست ۷۴ء)

الفرقان ۔ خلافت کو قائم کرنا اور اسے زندہ رکھنا اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ (النور ع) اسلئے خلافتِ اسلامی کا "احیاء" باہمی اتحاد سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے ہو سکتا ہے ۔ چاہیئے کہ مسلمان آسمانی آواز پر کان دھریں ۔

ایک اطلاع

پہلے عیسائی حلقوں نے خبر دی تھی کہ پادری عبدالحق صاحب فوت ہو گئے ہیں اب کلامِ حق نے لکھا ہے کہ وہ زندہ ہیں گو بہت بوڑھے ہیں ۔ (ادارہ)

ورقہ بن نوفل

(از قلم محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

(۱)

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کے بیٹے تھے۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے :-

"ورقہ ایک ایسا آدمی تھا جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہوگیا تھا اور عبرانی کتاب لکھا کرتا تھا یعنی جس قدر اللہ کو منظور ہوتا انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتا تھا وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا۔ بینائی بھی جا چکی تھی۔"

گویا ورقہ بن نوفل قریش عرب سے تھے۔ دینِ حق کی تلاش میں عیسائی ہوگئے۔ حُنفاءِ عرب میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔

(۲)

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ ان چار شخصوں میں سے ایک ورقہ بن نوفل تھے جنھوں نے دینِ ابراہیمؑ کی تلاش میں بُت پرستی چھوڑ دی تھی۔

"ان چاروں شخصوں نے باہم عہد کیا کہ ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں، کہ ہماری قوم بالکل گمراہ ہے اور دینِ ابراہیمؑ کو بھول کر خطا میں پڑ گئی ہے ایسے پتھروں کی پرستش کرتی ہے جو نہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، نہ کچھ نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ پس ہم کو لازم ہے کہ ملک در ملک پھر کر مذہب ابراہیمؑ اور دینِ حنیف کی تلاش کریں۔ .... چنانچہ ورقہ بن نوفل نے نصرانیت اختیار کی اور اہلِ کتاب سے آسمانی کتابوں کا علم حاصل کیا۔" (صہ ۱۱۴)

(۳)

ورقہ بن نوفل کی بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب کے ذبیح ہونے کی منت اور ذبح سے بچ جانے کے واقعہ سے متاثر ہو کر یہ خیال کیا کہ ان کی اولاد میں نبی موعود نے آنا ہے، عبداللہ بن عبدالمطلب کے چہرے پر ایک خاص نور دیکھ کر ان سے درخواست کی کہ آپ مجھ سے شادی کرلیں۔ اس درخواست کی وجہ تاریخ ابن ہشام میں بایں الفاظ لکھی ہے :-

"اس عورت نے اپنے بھائی ورقہ بن نوفل سے جو نصرانی ہوگئے تھے اور آسمانی کتابوں کی تلاوت کیا کرتے تھے سُنا تھا

کہ اس اُمّت میں ایک نبی ہونے والا ہے
اور اسی لئے اس نے خواہش کی تھی کہ وہ نبی
میرے بطن سے ہو۔"
واللہ اعلم یہ روایت کہاں تک درست ہے۔

—(۴)—

حضرت خدیجہؓ نے اپنے غلام مَیسرہ سے سفرِ شام
کے حالات سُنے۔ ایک راہب نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بارہ میں جب آپؐ ایک درخت کے نیچے
آرام فرما تھے، یہ الفاظ کہے:۔

"اس درخت کے نیچے سوا نبی کے اور
کوئی نہیں بیٹھ سکتا۔"

اس سفر میں میسرہ نے (کشفی نظر سے) دیکھا کہ:۔

"جس وقت سخت گرمی ہوتی تھی، دو
فرشتے اپنے پروں سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر سایہ کرتے تھے۔"

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وہ واقعات
جو اپنے غلام میسرہ سے سُنے تھے اپنے چچا زاد بھائی
ورقہ بن نوفل سے بیان کئے جو عیسائی ہو گئے تھے
اور آسمانی کتابوں کا بخوبی علم رکھتے تھے۔ انہوں نے
خدیجہؓ کو جواب دیا اگر یہ باتیں حق ہیں تو اے خدیجہ!
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور اس اُمّت کے نبی
ہیں اور مَیں جانتا ہوں کہ ضرور اس اُمّت میں نبی آنے
والا ہے اور یہی زمانہ اس کے ظہور کا ہے۔ مگر
دیکھئے کس وقت ظہور ہوتا ہے مَیں اس نبی کا
اشد انتظار رکھتا ہوں اور شوق کی حالت میں
اس نے ایک قصیدہ بھی کہا۔
(تاریخ ابن ہشام صفحہ ۹۰-۹۹ اردو ترجمہ)

—(۵)—

حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اپنے نکاح کے بارہ میں بھی ورقہ بن نوفل سے مشورہ
کیا۔ انہوں نے نہایت گرمجوشی سے اس مبارک عقد
کی تائید کی۔ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام زیر لفظ
ورقہ بن نوفل)

—(۶)—

غارِ حرا میں نزولِ وحی کے بعد حضرت خدیجہؓ
اپنے محبوب خاوند کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل
کے پاس لے گئیں۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا "بھائی! ذرا
اپنے اس بھتیجے کی بات تو سُن لو۔" اُس نے کہا۔ ہاں کیا
معاملہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب
ماجرا سُنا دیا۔ جب ورقہ ساری کیفیت سُن چکا تو
بولا کہ:۔

"یہ وہی فرشتہ (ناموس) ہے جو
حضرت موسیٰؑ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش
مجھ میں طاقت ہوتی، اے کاش مَیں اس
وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم
تجھے وطن سے نکال دیگی۔" آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا کیا
میری قوم مجھے نکال دے گی؟" ورقہ نے
کہا ہاں! کوئی رسول نہیں آیا کہ اس کے
اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو۔ اگر مَیں

اس وقت تک زندہ رہا تو میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ تیری مدد کروں گا۔"

(بخاری کتاب بدء الوحی)

(۷)

تاریخ ابن ہشام میں بعض ایسی روایات بھی ہیں جو احادیث کے پایہ کی نہیں ہیں۔ مثلاً یہ روایت کسی حدیث میں نہیں ہے۔ تاریخ ابن ہشام میں موجود ہے کہ :-

"جب حضورؐ غارِ حرا (میں روحانی ریاضت) کے ایام پورے کر چکے تو حسبِ دستور خانہ کعبہ میں آپؐ نے جا کر طواف کیا۔ وہیں آپؐ سے ورقہ بن نوفل بھی ملے اور عرض کیا کہ اے میرے بھائی فرزند سنائیے آپ نے کیا دیکھا اور کیا سنا؟ آپؐ نے اپنا سارا واقعہ ان کے سامنے دہرا دیا۔ انہوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک تم اس اُمت کے نبی ہو اور تمہارے پاس وہی ناموس اکبر آیا جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا تھا۔ اور بے شک تم کو لوگ جھٹلائیں گے اور تکلیف پہنچائیں گے اور تم سے لڑیں گے اور تم کو اس شہر سے نکال دیں گے اور اگر میں اس روز تک زندہ رہا تو ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ پھر ورقہ نے حضورؐ کے سرِ مبارک کو بوسہ دیا اور حضورؐ وہاں سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔"

(تاریخ ابن ہشام صفحہ ۱۲۱)

اس روایت کے مستند ہونے میں کلام ہے۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو صحاح ستہ میں ضرور اس کا ذکر ہوتا۔

(۸)

بخاری شریف میں ہے کہ غارِ حرا کے واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا۔ ابن ہشام میں ہے کہ حضرت بلالؓ کے قبولِ اسلام کے بعد بھی وہ زندہ تھے۔ یہ حصہ بھی محلِ نظر ہے۔ تاریخ ابن ہشام میں ہے کہ :-

"ایک روز امیہ حضرت بلالؓ کو تکلیف پہنچا رہا تھا اور آپؓ فرماتے تھے اَحَدٌ اَحَدٌ۔ ورقہ بن نوفل کا ادھر سے گزر ہوا اور انہوں نے کہا اے بلال! قسم ہے خدا کی اَحَد ہی اَحَد ہے۔ پھر امیہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر تم لوگ اس کو قتل کرو گے تو قسم ہے خدا کی میں اس کی قبر کو زیارت گاہ بنا دوں گا جس سے لوگ برکت حاصل کریں گے۔" (صفحہ ۱۵۳)

ظاہر ہے کہ ورقہ بن نوفل کے متعدد حالات بہت تحقیق طلب ہیں۔

(۹)

قرآن حکیم میں ہے :-

وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝ (الشعراء $\frac{197}{198}$)

یہ قرآن اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے۔ کیا ان کے لئے یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کے علماء اس سے واقف ہیں"۔

اب آئیے دیکھیں کہ ورقہ بن نوفل کے سامنے وہ کونسی بشارات تھیں جن کے پیش نظر انہوں نے نبی موعود کی شناخت کر لی۔ ورقہ بن نوفل کا خیال تھا کہ:۔

۱۔ آنیوالے پیغمبر کا زمانہ قریب ہے۔

۲۔ اس نے قریش مکہ سے مبعوث ہونا ہے۔

۳۔ اس پر اُس ناموس نے ظاہر ہونا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی لایا تھا۔

۴۔ وہ فرشتوں کے سایہ میں پروان چڑھے گا۔

۵۔ غارِ حرا والا واقعہ بشاراتِ بائبل کے مطابق ہے کیونکہ صحفِ سماوی میں نزولِ وحی کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔

۶۔ قوم اسے تکلیف دیگی اور وطن سے نکال دیگی۔

یہ باتیں صحفِ بائبل میں بیان ہوئی ہیں لیکن یہ ہے کہ ان بشارات کا غلط ترجمہ کر دیا جاتا ہے جس کے باعث خصوصیات نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اس لئے تحقیق میں عبرانی متن کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ورقہ بن نوفل کے سامنے عبرانی متن تھا۔

پہلی بشارت یعنی فرشتوں کا سایہ فگن ہونا۔ ورقہ بن نوفل نے اس نشانی کی تصدیق کی۔

بائبل کا یونانی نسخہ سپٹواجنٹ (تیسری صدی قبل مسیح) میں قدیم ترین عبرانی متن سے ترجمہ ہوا۔ اس میں حبقوق نبی کی بشارت کے یہ الفاظ ہیں جبکہ باقی نسخوں میں بہت مختلف ہیں۔ نبی موعود کے متعلق فرمایا:۔

"دو زندہ چیزوں کے درمیان سے تیرا سراپا ظہور فرما ہوگا۔ جب تیرا عہد قریب آئیگا تجھے پہچان لیا جائیگا۔ ساعت مقررہ پر تو ظاہر ہو جائیگا" (یروشلم بائیبل نوٹ حبقوق ۳ آیت ۲)

یہ بشارت اس وقت بلفظہٖ پوری ہوگئی جب میسرہ نے کشفی نظر میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو فرشتے سایہ فگن ہیں۔ اور اس نشانی سے ورقہ بن نوفل نے آپ کو پہچان لیا کہ ہو نہ ہو یہی نبی موعود ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۰)

غارِ حرا میں نزولِ وحی کی کیفیت یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں بیان ہوئی ہے۔ تراجم میں اس کی خصوصیات واضح نہیں ہیں پردۂ اخفاء میں رہتی ہیں۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں ترجمہ بڑی حد تک اصل کے مطابق ہے۔

یسعیاہ نبی کی بشارت میں بدء الوحی کی کیفیت کا ذکر ہے۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"اور ساری رؤیا (نبوۃ کاملہ) تمہارے نزدیک سربمہر کتاب کے مضمون کی مانند ہوگی جسے لوگ (اہل کتاب) کسی پڑھے لکھے کو دیں اور کہیں کہ اسکو پڑھ اور وہ کہے میں پڑھ نہیں سکتا کیونکہ یہ سربمہر ہے اور کتاب (نبوۃ) لازماً کسی ایسے آدمی کو دی جائیگی جو کہ ناخواندہ ہے

(کوئی ہستی اسے کہتی ہے) اسکو بلند آواز سے پڑھیئے اور وہ کہتا ہے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔"

پھر لکھا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ:-

"بہرے اس کتاب کی باتیں سنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیرے میں سے دیکھیں گی۔ تب مسکین خداوند میں زیادہ خوش ہوں گے اور غریب و محتاج اسرائیل کے قدوس میں شادمان ہوں گے۔ پھر ظالم فنا ہو جائے گا اور ٹھٹھا کرنے والا نابود ہوگا اور سب جو بدکرداری کے لئے بیدار رہتے ہیں کاٹ ڈالے جائیں گے۔"

(یسعیاہ $\frac{۲۹}{۱۱-۱۲}$ و $\frac{۲۹}{۱۸-۲۱}$)

اس بشارت میں واضح طور پر یہ بتایا گیا کہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوگی تو وہ کہے گا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا اُمّی محض ہوں اتنی بڑی ذمہ داری کیسے اٹھاؤں؟ اس زمانہ میں اہل کتاب پر نبوت کا مل سربمہر ہو جائیگی پھر اس نبی کتاب کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا ہوگا۔ فاسد عنصر کاٹ دیا جائیگا اور صلحاء شادان اور فرحاں ہوں گے۔

یہ بشارت ورقہ بن نوفل کے سامنے تھی اس نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کے حالات سنے تو اس نے صاف پہچان لیا کہ یہ وہی نبی عربی ہے جس کی خبر صحف سابقہ میں دی گئی ہے۔

———(۱۱)———

یسعیاہ نبی کی کتاب میں "صحرائے عربیہ" میں روحانی انقلاب کی پیشگوئی بھی ہے ($\frac{۴۰}{۶-۳}$) مندرجہ ذیل الفاظ قابلِ غور ہیں:-

"ایک بولنے والے کی آواز۔ پکار اس نے کہا میں کیا پکاروں؟"

عبرانی میں قرا۔ پکار، مَہ اَقرا۔ کیا پکاروں؟ کے الفاظ ہیں۔ بخاری شریف میں وَمَا اَنَا بِقَارِئٍ کے الفاظ ہیں۔ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جواب دیا "ماذا اَقرأُ"۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حضور نے کہا "وما انا بقارئ" کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر جب آپؐ کو آمادہ کر لیا گیا تو فرمایا "ماذا اَقرأُ" فرمایئے کیا پڑھوں؟ (واللہ اعلم بالصواب)

بہرکیف یہ ثابت ہے کہ صحرائے عرب میں نزولِ وحی کا ایک عظیم واقعہ ہونے والا تھا۔ یہ بشارات اور بالخصوص تورات کی بشارت کہ نبی موعود پر موسیٰؑ کی مانند وحی نازل ہوگی۔ ورقہ بن نوفل کے پیش نظر تھیں علاوہ ازیں کتاب یسعیاہ میں "عرب کی بابت الہامی کلام" میں آنے والے کی ہجرت کا ذکر ہے۔ یہ سب پیشگوئیاں ورقہ بن نوفل کا سرمایۂ علم تھا۔ ان بشارات کی رُو سے اس نے صاف طور پر بتا دیا کہ یہی آنے والا نبی موعود ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک مطبوعہ اشتہار

پاکستان کے طالب علموں کے نام ایک اہم پیغام

(ہمیں مندرجہ بالا عنوان سے مطبوعہ اشتہار موصول ہوا ہے۔ الفرقان ناشر احباب کی خواہش کے مطابق اس اشتہار کو بڑی خوشی سے اپنے صفحات میں درج کر رہا ہے)

(ایڈیٹر)

میرے عزیزو۔ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو پاکستان کے طالب علموں اور نوجوانوں کی متعدد تنظیموں کی طرف سے جن کے ساتھ میرا تعلق ہے یا نہیں بھی ہے ان کی طرف سے اور تحریک پاکستان کا ایک پرانا کارکن ہونے کی حیثیت ایک شفیق باپ کی مانند آپ سے خطاب کروں۔ عزیزانِ من! ہمارا وطن اس وقت جن مشکل مراحل سے گزر رہا ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اب اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا کہ وطن عزیز کو خانہ جنگی کے عفریت نے پوری طرح سے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ کافی عرصہ سے چند ناعاقبت اندیش لیڈروں کی باہمی اور صوبائی تعصب اور خود غرضانہ آویزش کی دلخراش خبریں آ رہی تھیں جو قوم کا درد رکھنے والوں کو لرزہ بر اندام کر دینے کے لئے کافی تھیں۔ اب مذہب کے نام پر کشت و خون کا سلسلہ چل نکلا ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ بہت ہی خوش نظر آتے ہیں۔

میرے نوجوان بھائیو اور طالب علم عزیزو اور اساتذہ کرام مجھے یہ معلوم ہے کہ ملک میں سیاسی خانہ جنگی کے ذمہ دار لوگوں نے طالب علموں اور نوجوانوں کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اور ایسے ناپاک ارادہ رکھنے والے لوگ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن آپ کو دین اسلام کے واسطے خدا اور رسول کے واسطے اور قائداعظمؒ کے واسطے ایک بہت ہی دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ملک کو اگر کوئی طبقہ خوفناک تباہی سے بچا سکتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ صرف طالب اور نوجوان ہی ہیں۔ چنانچہ آگے بڑھیں اور اس فریضہ کو سرانجام دیں۔

اس میں ذرہ بھر شبہ کی گنجائش نہیں کہ ملک میں نوجوانوں اور طالب علموں کی بہت سی جماعتیں مختلف ناموں سے سرگرم عمل ہیں لیکن چونکہ میرے خیال میں پاکستان بھر کے طالب علموں کے عزائم اور مقاصد ایک جیسے اور یکساں ہیں اس لئے انہیں ایک واحد جماعت ہی تصور کرنا چاہیئے۔ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو یا یہ چاہتا ہو کہ ملک میں خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو یا آپس میں کشت و خون ہو یا عام قانون شکنی کی وارداتیں ہوں اور بدامنی کی صورت پیدا ہو۔ اس خانہ جنگی کی صورتِ حالی سے تو ہمارے دشمن کو ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے جبکہ پرانے سیاستدان ملک کو امن و امان دینے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں ہمارے نوجوان اور طالبعلموں کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو پاکستان کی امن فوج تصور کرتے ہوئے حالات پر قابو پانے کی کوشش کریں اور اس مرحلہ پر کسی قسم کی قربانی سے گریز نہ کریں۔

میرے عزیزو! میں آپ کو قائداعظم کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان بھر کے نوجوان اور طالب علم صرف ایک مقصد کے لئے جمع ہو جائیں کہ وہ کسی طرح سے بھی ملک کو خانہ جنگی میں مبتلا نہیں ہونے دیں گے خواہ وہ خانہ جنگی بدامنی یا مذہب کے نام پر یا صوبائی تعصب کے نام سے یا کسی سیاسی لیبل کے ماتحت برپا کرنے کی کوشش کی جائے ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ اسے ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس طرح اساتذہ کرام بھی ہمارے اس کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے آگے بڑھیں۔

اس وقت پاکستان سٹوڈنٹس متحدہ محاذ کے تقریباً ۷ ہزار کے قریب کارکن اور دیگر تنظیموں کے اراکین کے علاوہ اساتذہ کرام اس انتہائی ضروری فریضے کی انجام دہی کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئیں۔ فوری طور پر انہیں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ بعض حالتوں میں لڑکیوں کو بھی اپنی استانیوں کی زیرِ نگرانی اس کام میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔

(۱) تمام نوجوان اور طالب علم پاکستان میں اندرونی خلفشار کو دور کرنے اور خانہ جنگی سے بچانے والی پُرامن تنظیم کے افراد کے طور پر اپنے آپ
امن کے سپاہی ظاہر کرنے کے لئے نشان کے طور پر سبز رنگ کی قمیصیں پہنیں اور کم از کم دس والنٹیر اپنے کمانڈر کے ماتحت
مل کر ہر قسم کی قانون شکنی کو روکنے کی کوشش کریں۔

(۲) ہر قسم کے مذہبی بحث مباحثے کو روکنے کی کوشش کریں۔

(۳) سیاسی گفتگو اور بحث مباحثے میں پڑنے سے مکمل پرہیز کریں۔

(۴) قائداعظمؒ کے اصولوں کو مدِنظر رکھ کر تمام لوگوں کو متحد رکھیں۔ تمام لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کریں اور حکام کو
امن قائم کرنے میں مدد دیں۔ اسلام ہمیں یہی سبق دیتا ہے۔ پاکستان میں کوئی اقلیت نہیں مسلم اور غیر مسلم اور اسلام کے سب
فرقے ایک ہی پاکستانی قومیت سے تعلق رکھتے ہیں اور پاکستان میں اخلاقی اور قانونی طور پر حفاظت کا حق رکھتے ہیں۔

(۵) اگر فوری طور پر سبز قمیص کا بندوبست نہیں ہوسکتا تو والنٹیر اپنے بازو پر سبز پٹی باندھ لیے یہ ظاہر کرنے کے لئے یہ شخص پاکستا
میں امن کا سپاہی ہے اور خانہ جنگی کے خلاف ہے اور صلح پسند اور امن جو ہے۔

(۶) ہر نوجوان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ملک کی اصل طاقت اتحادِ قومی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اگر ہم متحد نہیں تو فوج یا پولیس ہمیں
متحد نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں دشمن سے بچا سکتی ہے۔

(۷) ریلوے لائنوں اور دیگر قومی املاک کے علاوہ بے کس عورتوں اور بچوں کی خاص طور پر حفاظت کی جائے۔

(۸) اپنی کارروائیوں کی اطلاع پاکستان سٹوڈنٹس متحدہ محاذ کے مرکزی دفتر کو دی جائے۔

میرے عزیزو۔ مجھے امید ہے کہ آپ فوری طور پر اس پروگرام پر عمل پیرا ہو کر پاکستان کے دشمنوں پر ثابت کر دینگے
کہ دینِ اسلام پاکستان کے لوگوں کی کمزوری نہیں بلکہ ایک ایسی مضبوط طاقت ہے جو پاکستان کو ایک ناقابلِ تسخیر قلعے کی طرح
بنا دے گی۔

اسلام کے نام پر لڑائی جھگڑا نہ صرف ایک غیر اسلامی فعل ہے بلکہ ایک انتہائی خطرناک مشغلہ ہے جس سے ہمارے دشمن
ہی خوش ہوسکتے ہیں ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

آپ کا خیرخواہ

منظور حسین بخاری

نگرانِ اعلیٰ۔ پاکستان سٹوڈنٹس متحدہ محاذ (پاکستان)

غازی شاہد رشید۔ صدر پاکستان سٹوڈنٹس متحدہ محاذ (پاکستان)
چوہدری شاہ محمد۔ آل پاکستان یوتھ موومنٹ۔
چوہدری ایم۔ ڈی ڈھلوں انجمن تعمیرِ وطن۔
سید ضمیر حسین شاہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن۔ پاکستان یوتھ فیڈریشن۔
اسلامک سوسائٹی آف سٹوڈنٹس، تحریک طلباء اسلام، مشعلِ راہ انجمن، انجمن نونہالانِ اسلام، مجلس تبلیغ الاسلام۔

شائع کردہ:۔ **شعبہ نشرواشاعت (پاکستان سٹوڈنٹس متحدہ پاکستان)** (آفتابِ عالم پریس لاہور)

ماہِ رمضان المبارک

(محترم صوفی محمد اسحاق صاحب فاضل سابق مبلغ افریقہ)

مبارک صد مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کے ماننے والوں کو ہے اس کا پیام آیا

مبارک یہ مہینہ ہے مبارک ہر گھڑی اس کی
وفا و عشق کی منزل کا اک اعلیٰ مقام آیا

محبت کرنے والے کی محبت کا یہ عالم ہے
وفورِ شوق سے ملنے وہ خود بالائے بام آیا

یہ بابرکت مہینہ ہے نہیں ثانی کوئی اس کا
اسی ماہِ مقدس میں خدا کا خود کلام آیا

ثنائے ذاتِ باری سے کرو تم تر زبانوں کو
کرو ہمت ریاضت کے لئے وقتِ قیام آیا

محبت شفقت و ہمدردیٔ خلقِ خداوندی
یہ سکھلانے مسلمانوں کو ہے ماہِ صیام آیا

کرو تم صدقہ و خیرات اس ماہِ مقدس میں
یہی اسوہ لئے دنیا میں وہ خیر الانام آیا

بری عادت کو گر چھوڑو تو روزہ اصل روزہ ہے
کہ بدعادات چھڑوانے کو ہے ماہِ صیام آیا

اسی ماہِ مقدس میں اک ایسی شب بھی ہے صوفی
کہ جس میں بخششِ عصیاں کی خاطر اذنِ عام آیا

تمازت عشق کی چونکہ ہے افزوں اس مہینہ میں
زبہرِ ایں کتاب اللہ میں رمضاں اس کا نام آیا

ایڈیٹر کے نام

ایک دردمند احمدی کا مکتوب

یہ ایک نجی اور بے ساختہ مکتوب ہے جو صدہا خطوط میں سے ایک ہے ہم تاریخ کے لئے اسے درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

"محب محترم ابوالعطاء صاحب۔ السلام علیکم

مَیں قریباً پانچ ماہ سے بستر پر پڑا ہوں۔ پُرانی بیماری عود کر آئی ہے۔ عزیزم ڈاکٹر منور احمد نائیجیریا سے ہمیں آیا تھا کہ مَیں بیمار ہو گیا تھا۔ بیماری میں پنجاب پاکستان میں سخت ہنگاموں، لُوٹ مار، لڑائی، جلائی، بائیکاٹ وغیرہ سے سخت پریشانی رہی، اور آخر میں اب ایسی سخت پریشانی بھٹو صاحب نے ڈال دی ہے کہ میری رہتی سہتی جان بھی اب ختم ہونا چاہتی ہے یا اِس ملک سے نکل جانا چاہتی ہے۔ اِس مُلک کے واسطے ہم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر چندے دیئے کوششیں کیں۔ لاہور ۱۹۴۰ء والے ریزولیوشن کے پاس کرنے میں لاہور جا کر شامل ہوا۔ پھر پاکستان بنا۔ گھر امرتسر والا فسادیوں نے جلا کر خاک کر دیا۔ یہاں آ گئے۔ سات آٹھ برس تک قائد اعظم کے پاکستان کا اثر رہا۔ پھر یہاں فساد ہوئے۔ دکان جلائی گئی، مکان لوٹ لیا گیا، مارشل لاء لگا۔ پھر اب ۲۰ برس کے بعد مارشل لاء کی سی حالت ہوئی۔ پھر پٹائی ہوئی، بائیکاٹ ہوا، آگیں لگیں، لوگ گورنمنٹ کے قابو نہ آئے تو ہمیں جو قریباً دو سَو برس سے جن کے اجداد مسلمان چلے آتے تھے اور ان کی اولاد کو (جن میں پکّے مسلمان صاحبِ کشوف ولی اللہ بھی تھے) اب بھٹو صاحب نے جن کو ہم نے ووٹ دیکر اپنا ممبر کھڑا کیا تھا ہمیں ہی غیر مسلم کا فتویٰ دیکر مسلمانوں سے باہر نکال دیا۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

آپ ہی اب صرف میرے پُرانے عالم دوستوں میں سے رہ گئے ہیں۔ آپکو مَیں عالم اور اپنا دوست ہونے کی وجہ سے مشورہ لینے کیلئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ آپ مجھ بیمار، غریب، نادار، کمزور، بُجھے ہوئے دل اور پریشان دماغ والے اپنے دوست کو کیا مشورہ دیتے ہیں؟ میرا دل چاہتا ہے کہ اِس ملک سے نکل جاؤں، باہر چلا جاؤں، وہاں ہی مروں۔ اور پھر سلسلہ کا خیال کر کے اور بھی ڈراؤنی صورتیں نظر آ رہی ہیں۔ احمدیوں کا کیا بنے گا، تبلیغ کا کیا بنے گا۔ اتنی محنت ہماری اب کیسے اُوپر کو چلے گی۔ اس خیال سے کہ باہر تبلیغ ہم کرتے ہیں اور ہمیں ہی غیر مسلم یہاں ملک نے بنا دیا ہے اس کا کیا جواب ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ہم کمزوروں پر اتنا سخت ابتلاء کیوں ڈال دیا؟

(خاکسار آپ کا پُرانا دوست غمزدہ غمخوار ڈاکٹر محمد منیر امرتسری لاہور $\frac{9}{74}$-۱)

الفرقان ۔ ہم ایسے دردمند اور زخمی دل احمدیوں سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے قادر و یگانہ خدا پر توکّل کریں وہ حالات کو بہتر بنا دے گا۔ مذہبی تاریخ پر نظر رکھیں کہ ہر زمانہ کے فرستادہ کو دنیا کے لوگ اسی طرح دھتکارتے رہے ہیں مگر آخر کار سچائی کی فتح ہوتی رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام پر غور فرمائیں کہ:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۸۵ طبع دوم)

رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ (مفصل آئندہ)

مکتبۂ الفرقان کی کتابیں

۱ - نبراس المومنین - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انتخاب ہے۔ ۱۰۰ احادیث نبویہ عقائد و اعمال کے بارے میں سلیس اُردو ترجمہ اور تشریح کے ساتھ طبع شدہ مجموعہ ہے۔ قیمت پچاس پیسے صرف۔

۲ - تحریری مناظرہ۔ مشہور پادری عبدالحق صاحب سے الوہیت مسیح کے بارے میں تحریری مناظرہ ہے۔ قابلِ مطالعہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

۳ - بہائی شریعت پر تبصرہ - بہاء اللہ بانی بہائیت کی خود ساختہ شریعت "الاقدس" کو اصلی الفاظ میں مع اُردو ترجمہ اور عقائد بہائیہ پر مختصر تبصرہ طبع ہوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

۴ - القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین - جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی کتاب "ختم نبوت" کا مکمل جواب ہے۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ صفحات ۲۵۰ ہیں۔ قیمت دو روپے۔

۵ - مناظرہ مہت پور۔ شیعہ عالم مرزا یوسف حسین صاحب سے مندرجہ ذیل چار مضامین پر تحریری مناظرہ ہے۔
(۱) صداقت دعویٰ حضرت مسیح موعودؑ (۲) متعۃ النساء (۳) ختم نبوت کی حقیقت (۴) تعزیہ
سفید کاغذ، بڑے سائز پر ۲۴۰ صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت دو روپے۔

۶ - کلمۃ الیقین۔ مسئلہ ختم نبوت کی مختصر مگر مدلل تشریح۔ قیمت بارہ پیسے صرف۔

۷ - مباحثہ مصر (انگریزی) عیسائی پادریوں کے ساتھ قاہرہ میں ہوا تھا۔ قیمت سوا دو روپے۔

۸ - حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ عیسائیوں کے عقیدہ صلیبی موت کی خود اناجیل سے تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے۔

۹ - ماہنامہ الفرقان کے گزشتہ برسوں کے پُرانے عام متفرق رسالہ جات۔
ہر رسالہ کی قیمت مقررہ قیمت سے نصف یعنی پچیس ۲۵ پیسے فی پرچہ۔

۱۰ - ماہنامہ الفرقان کے پُرانے متفرق خاص نمبرز۔ ہر نمبر سابقہ مقررہ قیمت پر مل سکے گا۔

۱۱ - ماہنامہ الفرقان کی مکمل جلدیں۔ چند سالوں کی مکمل جلدیں دستیاب ہیں۔ ہر سال کا مکمل فائل قیمت پندرہ روپے

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

مینجر الفرقان۔ ربوہ

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرۂ آفاق حبّ اطہرا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	زود جام عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النّساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارا اصول ● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دوا سازی ● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ	نرینہ اولاد گولیاں انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ	مبین الصحت تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو

یاد رکھیے

نرخ نامہ اشتہارات

ماہنامہ الفرقان میں اشتہارات کے آئندہ کے لئے نرخ حسب ذیل ہوں گے:۔

● ٹائیٹل پیج بیرونی	۱۵۰ روپے
● 〃 〃 اندرونی	۱۰۰ روپے
● عام صفحات فی صفحہ	۶۰ روپے
● 〃 〃 نصف صفحہ	۳۰ روپے
● 〃 〃 ¼ صفحہ	۱۵ روپے

احباب اشتہارات فراہم کر کے ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر اشتہارات الفرقان ربوہ)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵ - انارکلی - لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے نہایت مفید
خارش پانی بہنا، ہیپی، ناخنہ، ضعف بصارت وغیرہ
امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ
سال سے استعمال میں ہے۔
خشک و تر فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ
پیش کی جا رہی ہے۔
اٹھرا: بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا
ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔
قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار - ربوہ - فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر ـ ابوالعطاء جالندھری؛ پرنٹر ـ سید عبدالحی؛ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: ـ دفتر الفرقان ربوہ)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور

Monthly AL-FURQAN *Rabwah*

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner:

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Printed at ... Art Press Rabwah